موسیقی اور رقص – حضرتِ داؤد علیہ السّلام

ہمیں اس بات کا علم ہے کہ قرآنِ حکیم نے قطعی طور پر رقص اور موسیقی کو ممنوع قرار نہیں دیا ہے، اور فی الواقع تاریخ میں اس بات کا بہت کچھ ثبوت ملتا ہے کہ موسیقی اور رقص عبادت کے نہایت اہم طریقے تھے۔ اس سلسلے میں بہترین حوالہ حضرتِ داؤد علیہ السلام کی زندگی ہے۔ آپ کی زندگی کے اس پہلو کے بارے میں جو حوالہ جات کتابِ مقدس میں ہیں وہ قرآنِ حکیم (میں جو حوالے ہیں ان) سے زیادہ واضح ہیں۔ عہدِ عتیق میں اس سلسلے میں بہترین مثالیں کتابِ زبور اور کتابِ سموئیل ہیں: ذیل میں ان کتابوں سے چند مثالیں دی جاتی ہیں جس سے اس مضمون پر روشنی پڑے گی:

<u>(۱) دوم سموئیل ۶:۵:</u>

داؤد اور تمام اسرائیلی خداوند کے سامنے ناچ رہے تھے اور تمام موسیقی کے آلات بجا رہے تھے۔ وہاں پر وہ بینا، ستار، ڈھول، شہنائی، جو قبرص کی لکڑی سے بنے ہوئے تھے، اور منجیرا بجا رہے تھے۔

<u>(۲) دوم سموئیل ۶:۱۵:</u>

داؤد اور تمام اسرائیلی مطمئن تھے، وہ گاتے اور شنکھ پھونکتے ہوئے خداوند کے مقدّس صندوق کو شہر لا رہے تھے۔

<u>(۳) دوم سموئیل ۶:۱۴:</u>

داؤد خداوند کے سامنے اپنی پوری طاقت سے ناچ رہا تھا۔

<u>(۴) دوم سموئیل ۲۱:۱۱:</u>

اکیس کے افسروں نے یہ پسند نہیں کیا۔ انہوں نے کہا: ”یہ داؤد ہے اسرائیل کی

سرزمین کا بادشاہ، یہ وہ آدمی ہے جس کے گیت اسرائیل گاتے ہیں۔ وہ ناچتے ہیں اور یہ گانا گاتے ہیں: ساؤل نے ہزاروں کو مار ڈالا، لیکن داؤد نے لاکھوں کو مار ڈالا۔"

(۵) اوّل تواریخ ۲۹:۱۵:

جب معاہدہ کا صندوق شہرِ داؤد میں پہنچا تو ساؤل کی بیٹی میکل نے کھڑکی سے جھانک کر دیکھا۔ اُس نے بادشاہ داؤد کو ناچتے اور جشن مناتے ہوئے دیکھا اور اُس نے اس کے تئیں میں اپنی ساری عزّت و احترام کو کھو دیا۔

(۶) زبور ۱۴۹:۱-۵:

خداوند کی حمد کرو۔ اُن نئی چیزوں کے بارے میں جن کو خدا نے (پیدا) کیا ہے۔
ایک نیا گیت گاؤ۔
اور مقدس لوگوں کے مجمع میں اُس کی ستائش کرو۔
خداوند نے اسرائیل کو بنایا۔ خداوند کے ساتھ اسرائیل شادمان رہے۔ فرزندانِ صیّون اپنے بادشاہ کے ساتھ میں خوشی منائیں۔
وہ ناچتے ہوئے اُس کے نام کی ستائش کریں، وہ دف اور بربط پر اُس کی مدح سرائی کریں۔
خداوند اپنے لوگوں سے مسرور ہے۔ خدا نے ایک حیرت انگیز کام اپنے خاکسار لوگوں کے لئے کیا، اُس نے ان کو نجات دی۔
خدا کے وفادار پیروکار! تم اپنی فتح مناؤ! یہاں تک کہ تم بستر پر جانے کے بعد بھی مسرور رہو۔

(۷) زبور ۱۵۰:۱-۲:

خداوند کی حمد کرو۔خدا کی تعریف اس کی ہیکل میں کرو۔ اُس کی خدائیت کی

تعریف بہشت میں کرو۔
اُس کی اور اس کی خدائیت کی تعریف کرو۔ اُس کی تمام عظمت کے لئے اُس کی تعریف کرو۔
نرسنگے اور بگل کی آواز کے ساتھ اُس کی حمد کرو۔ بربط اور ستار پر اس کی حمد کرو۔
خداوند کی مدح سرائی دف اور رقص سے کرو۔ تاردار سازوں اور بانسری کے ساتھ اُس کی حمد کرو۔
بلند آواز جھانجھ کے ساتھ اُس کی حمد کرو۔ زور سے جھنجھناتی جھانجھ کے ساتھ اُس کی حمد کرو۔
ہر ایک جاندار خداوند کی حمد کرے! خدا کی حمد کرو!

(۸) زبور ۶۸:۲۵:

آگے آگے گانے والے چلتے ہیں، پیچھے پیچھے بجانے والے آ رہے ہیں۔ جن کے گرد دف بجانے والی جوان لڑکیاں ہیں۔

(ترجمہ از بائبل لیگ انٹرنیشنل)

حضرتِ داؤد علیہ السلام، جو کتابِ مقدس میں داؤد بادشاہ کے نام سے مشہور ہے، جس طرح نغمات اور رقص کو استعمال کرتے تھے، کچھ یہودی آج تک اس پر عمل کرتے رہے ہیں اور یہ داؤدی عبادت کے نام سے مشہور ہے۔

عیسائیوں میں بھی ایک خاص گروہ ہے جو ''شیکرز'' (Shakers) کے نام سے مشہور ہے جو رقص کو بندگی کے ایک بنیادی حصے کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

قرآنِ کریم میں براہِ راست حضرتِ داؤد علیہ السلام کے رقص اور موسیقی کا ذکر نہیں لیکن ایسے حوالے ہیں جن میں پہاڑوں اور پرندوں کا آپؑ کے ساتھ رَبُّ العزّت کی تسبیح خوانی کرنے

کا ذکر آیا ہے جن سے یہ نتیجہ آسانی سے اخذ کیا جا سکتا ہے۔ **الغرض** کتابِ مقدس اور قرآنِ حکیم میں حضرتِ داوٗد علیہ السلام کا جو قصہ آیا ہے اس سے یہ یقینی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ موسیقی اور رقص کو حقیقی عبادت کے ذرائع کے طور پر استعمال کئے جاتے تھے اور کئے جا سکتے ہیں۔ **اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی مَنِّہٖ وَاِحْسَانِہٖ۔**

تحریر: ظہیر لالانی

ترجمہ: فقیر ہونزئی

مرکزِ علم و حکمت، لندن

۲۸، نومبر ۲۰۱۲ء